# تقریب تقسیم اسناد

## ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کے موقع پر منعقد ہونے والی تقریب کی مختصر روداد

مرتب : ڈاکٹر احمد افضال

"ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس" کو شروع ہوئے اگرچہ اب کم و بیش دس برس ہونے کو آئے ہیں لیکن تقسیم اسناد کی تقریب کے انعقاد کا یہ پہلا موقع تھا۔ قبل ازیں اس نوع کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔ بہرکیف اسے ایک اچھی روایت کا آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ تقریب امسال کورس کے اختتام کے فوری بعد ۱۸ جولائی کو قرآن آڈیٹوریم میں منعقد کی گئی اور اس میں اس سال کورس مکمل کرنے والے طلبہ کے ساتھ ساتھ گزشتہ سال کورس کی تکمیل کرنے والے احباب کو بھی اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقریب کی صدارت کے لئے مظفر آباد آزاد کشمیر کے قابل احترام بزرگ عالم دین مولانا مظفر حسین ندوی کو دعوت دی گئی تھی۔ مولانا موصوف نے اپنی علالت کے باوصف اس تقریب کے لئے مظفر آباد سے لاہور کا سفر کیا جس کے لئے ہم مولانا کے ممنون احسان ہیں۔

یہ تقریب اس اعتبار سے نہایت منفرد تھی کہ اس میں جن مہمان مقررین نے خطاب فرمایا ان میں تینوں "اسلامی" جماعتوں یعنی جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی اور تحریک اسلامی کی نمائندگی موجود تھی۔ یہ تینوں جماعتیں اپنا فکری تعلق مولانا مودودی مرحوم و مغفور سے جوڑتی ہیں۔ ان تینوں جماعتوں کے نمایاں افراد کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا بلاشبہ نہایت مبارک ہے اور اس ضمن میں امیر تنظیم اسلامی اور صدر موسس مرکزی انجمن خدام القرآن، ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ، کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔

تقریب کے رسمی آغاز کے بعد قرآن کالج کے سابق ناظم جناب لطف الرحمن خان

صاحب نے قرآن کالج اور ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ انجمن خدام القرآن کی تمام مساعی کی اصل بنیاد صدر موسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تحریر "اسلام کی نشاۃ ثانیہ : کرنے کا اصل کام" ہے۔ مغربی فلسفہ و فکر میں بعض صداقتوں کے ساتھ ساتھ بہت سے گمراہ کرنے والے نظریات بھی پائے جاتے ہیں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے لازم ہے کہ مسلمان مفکرین اور علماء مغربی فلسفہ و فکر کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے صحیح اور غلط اجزاء کو جدا کریں' اور خصوصاً غلط اور گمراہ کن افکار کا موثر جواب بھی دیں۔ اس کام کی ضرورت خاص طور پر عمرانی علوم کے ضمن میں محسوس کی جا رہی ہے تا کہ موجودہ دنیا میں اسلام کے نظام حیات کو دلنشیں پیرائے میں پیش کیا جا سکے۔ جناب لطف الرحمان صاحب نے کہا کہ اس علمی و فکری جہاد کے لئے باصلاحیت افراد کی ضرورت ہے جو اپنے خاص شعبے میں مہارت کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث پر بھی گہری نگاہ رکھتے ہوں۔ ان افراد کی فراہمی اور تعلیم و تربیت ان مقاصد میں شامل تھی جن کے لئے مرکزی انجمن خدام القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا اور ۱۹۸۲ء میں دو سالہ کورس شروع ہوا' جسے ۱۹۸۷ء میں ایک سالہ کورس کی شکل دی گئی' اور یہی وہ مقصد تھا جس کے لئے قرآن کالج قائم کیا گیا۔

جناب لطف الرحمٰن صاحب نے کہا کہ قرآن کالج میں لاہور بورڈ کے ایف اے اور پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کے نصاب کے ساتھ ساتھ عربی (بطور لازمی مضمون)' تجوید' قرآن حکیم کے منتخب نصاب اور ترجمہ قرآن کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن کالج کے مثالی ڈسپلن اور تعطیلات کی محدود تعداد کے باعث یہ تمام نصاب نہایت اطمینان سے مکمل ہو جاتا ہے۔ قرآن کالج میں جاری ہم نصابی سرگرمیوں کے ضمن میں لطف الرحمٰن صاحب نے کالج میگزین "صفہ"' ہفتہ وار درس قرآن' اور ٹیوٹوریل گروپس کا ذکر کیا۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ دو سال قبل ہونے والے کل پاکستان انٹر کالجیٹ مقابلہ مضمون نویسی میں جس کا اہتمام ادارۂ منہاج القرآن نے کیا تھا' قرآن کالج کے ایک طالب علم نے پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ اسی طرح خانہ فرہنگ ایران کے زیر انتظام ہونے والے کل پاکستان معانی و مفاہیم قرآن کے مقابلے میں بھی قرآن کالج کے ایک طالب علم نے پہلی

پوزیشن حاصل کی۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا مقصد واضح کرتے ہوئے لطف الرحمن صاحب نے کہا کہ وہ افراد جو اپنی دنیوی تعلیم مکمل کر چکے ہیں ان کی بنیادی تعلیم کے لئے یہ کورس شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کورس سے فارغ التحصیل ہونے والوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی نکل آئیں گے جو مجوزہ علمی و تحقیقی کام کو سرانجام دے سکیں۔ ایک سالہ کورس میں تجوید و حفظ' عربی گرامر' عربی ریڈر' قرآن حکیم کا منتخب نصاب' ترجمہ قرآن' اصول حدیث' منتخب احادیث اور اصول فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لطف الرحمن صاحب نے کہا کہ علاقائی پس منظر' تعلیم اور عمر کے اعتبار سے ایک سالہ کورس کی ہر کلاس میں نہایت تنوع ہوتا ہے۔ آخر میں انہوں نے فارغ ہونے والے طلبہ سے درخواست کی کہ دین کا جو بھی علم انہوں نے اس ایک سال کے دوران حاصل کیا ہے اسے حدیث مبارکہ "خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمہ" کے مصداق دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

قرآن کالج کے ناظم جناب عاکف سعید نے حاضرین کو بتایا کہ اس سال ۳۲ طلبہ نے کورس مکمل کیا جن میں ۲۴ مرد اور ۸ خواتین شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تقریباً ۱۵ طلبہ نے جزوی طور پر اس کورس سے استفادہ کیا۔

ایک سالہ کورس کی تکمیل کرنے والے بعض طلبہ نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیویارک سے آنے والے اسرار حیدر خان صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس ایک سالہ کورس میں شمولیت کے لئے انہیں بہت سی رکاوٹوں سے سابقہ پیش آیا لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ پاکستان آئے اور یہ کورس مکمل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ نوید رسول صاحب نے کہا کہ اس کورس کے ذریعے دین کے بنیادی تصورات سے' جو امت کے طویل دور انحطاط کے باعث مسخ اور گم ہو گئے تھے' دوبارہ آگاہی حاصل ہوئی اور فرائض دین کے اصل تصور سے بھی واقفیت ممکن ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ "کرنے کا اصل کام" کورس ختم ہونے کے بعد شروع ہوا ہے' اس لئے کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ فیصل آباد کے شاہد مجید صاحب نے ایک سالہ کورس سے

حاصل ہونے والے فوائد کے ضمن میں تلاوت اور تجوید کی اصلاح' عربی زبان سے واقفیت اور اسلام کے انقلابی' فلسفیانہ اور عمرانی پہلوؤں سے آگاہی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ انجمن کے صدر موسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریروں اور دورس کے ذریعے نہایت اعلیٰ معیار کا دینی مواد تیار ہو چکا ہے جس کے ذریعے مغربی فکر و فلسفہ سے متاثر ہو کر گمراہ ہونے والے مسلمانوں کی اصلاح کا کام ہو سکتا ہے۔ لاہور کے معروف آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر عامر عزیز نے کہا کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات کی وجہ سے اس کورس پر اتنی توجہ نہ دے سکے جتنی کہ وہ دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے حالات روز بروز خراب ہو رہے اور دین کے علمبرداروں میں بھی قول و فعل کا تضاد پایا جاتا ہے۔ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ جو اکثر و بیشتر مغرب زدگی کا شکار ہے وہ مذہبی رہنماؤں کے غلط طرز عمل کا ذمہ دار اسلام کو قرار دیتا ہے۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے۔

ایک سالہ کورس میں شامل خواتین کی طرف سے مسز صبیحہ سیف الرحمن صاحبہ کے تاثرات ان کے شوہر نے بیان کئے۔ مسز سیف الرحمن صاحبہ کورس میں شرکت کے لئے امریکہ سے اپنے بچوں سمیت خصوصی پر تشریف لائی تھیں' جبکہ ان کے شوہر اپنی مصروفیات کی وجہ سے کورس کے اختتام کے قریب پاکستان آ سکے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے مصائب کی وجہ ان کی تن آسانی اور بے راہ روی ہے۔ آج کا مسلمان اگرچہ تمام دنیوی علوم کی تحصیل میں مصروف ہے لیکن وہ دین کے علم کی تحصیل سے غفلت برت رہا ہے جو اسکی اصل ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ اسی کے فضل کی بدولت انہیں ایک دور دراز ملک میں وہ ذرائع و مواقع میسر آئے جن کی بدولت وہ لاہور آ کر کورس مکمل کر سکیں۔

ایک سالہ کورس کی فارغ التحصیل ہونے والی کلاس کے مجموعی تاثرات کلاس کے نمائندے جناب نصیرالدین محمود نے پیش کئے' جو اس کورس میں شرکت کے لئے شکاگو سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے طلبہ کے مندرجہ ذیل تاثرات بیان کئے :

- اس کورس کی بدولت دین کے فرائض کا صحیح تصور' اور خصوصاً اقامت دین کی جدوجہد کی فرضیت واضح ہوئی۔

مرحوم نے شروع کیا تھا اسے مزید آگے بڑھانے کی ضرورت ہے' اور اس کام کے لئے دینی جماعتوں کو باہم مل جل کر کوشش کرنا چاہئے۔ رجوع الی القرآن کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے اس کے لئے آج کے جلسے میں کئی جماعتوں کے اکابر جمع ہوئے ہیں' مولانا نعیم صدیقی صاحب اپنی صحت کی خرابی کے باعث شریک نہ ہو سکے' لیکن مولانا مختار گل صاحب اور مولانا گوہر رحمٰن صاحب کی موجودگی یقیناً ایک حوصلہ افزا علامت ہے۔

مردان سے تشریف لانے والے جماعت اسلامی کے رہنما مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد اللہ کی عبادت کا نظام قائم کرنا اور طاغوتی طاقتوں کا خاتمہ ہے۔ حضور ﷺ پر جو پہلا حکم نازل ہوا وہ قرآن کو پڑھنے کا تھا' اور آج بھی دین کے غلبے کے لئے شرط لازم رجوع الی القرآن ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن حکیم کا پیغام تین بنیادی ایمانیات سے عبارت ہے' یعنی توحید' رسالت' اور آخرت' اور ان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی انفرادی زندگی میں بھی اللہ کا بندہ بن کر رہے اور اجتماعی نظام بھی اللہ کی اطاعت کی بنیاد پر قائم کرے۔ اس تقاضے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مرحلہ وار لائحہ عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اولاً علم دین حاصل کرنا' ثانیاً دین پر عمل پیرا ہونا' ثالثاً دین کی طرف لوگوں کو دعوت دینا' اور رابعاً اس راہ میں پیش آنے والی تکلیفوں پر استقامت کا مظاہرہ کرنا۔ مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے کہا کہ اختلاف تین قسم کا ہو سکتا ہے' ایک اختلاف اصول اسلام کا ہے جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوتا ہے' دوسرا اختلاف اصول اہل سنت کا ہے' ہم سب رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اجماع امت کے پیروکار ہیں لہٰذا اس معاملے میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تیسری قسم کا اختلاف فروعی اور اجتہادی مسائل سے متعلق ہے۔ یہ اختلاف اگر علمی اور تحقیقی ہو' اجماع امت کے خلاف نہ ہو اور ایک دوسرے کی تذلیل کا ذریعہ نہ بنے تو اس قسم کے اختلاف میں کوئی حرج نہیں۔ چوتھی قسم کا اختلاف وہ ہے جو زبان' نسل' قومیت' یا حزب کے تعصبات سے متعلق ہے' یہ تمام تعصبات امت کے اتحاد کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ جہاں تک تدبیر اور حکمت عملی کے اختلاف کا تعلق ہے تو یہ اختلاف کوئی گناہ نہیں' بلکہ اس معاملے میں تبادلہ خیال اور افہام و تفہیم سے کام لینا چاہئے۔

- محض نیک نیتی کافی نہیں جب تک کہ دین کا علم بھی حاصل نہ ہو۔
- نیکی کا جذبہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے' لیکن اس کورس میں شمولیت کے باعث استقامت اور استقلال کی کیفیت حاصل ہوئی۔

مولانا مختار گل صاحب نے جو تحریک اسلامی کے ایک گروپ کے امیر ہیں' اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے رجوع الی القرآن کے جس کام کا آغاز کیا ہے اس کے نتیجے میں ایسے باعمل مسلمان تیار ہو سکیں گے جو امانت اور دیانت کے اعتبار سے مثالی ثابت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں امن و سکون کے حصول اور عدل و انصاف کے قیام کے لئے واحد راستہ وہی ہے جو قرآن بتاتا ہے۔ قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کا علم حاصل کرنا بہت اہم ہے' لیکن اصل شے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ انہوں نے امام رازیؒ کا قول سنایا کہ ایک آدمی کا عمل ایک ہزار لوگوں کو متاثر کر سکتا ہے' لیکن ایک ہزار مقررین اور معلمین بھی ایک آدمی کے اندرونی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ سے کہا کہ وہ اپنی عملی زندگی میں اسلامی امانت و دیانت کا نمونہ بنیں اور کسی صورت میں ظلم اور ظالم کو تقویت نہ پہنچائیں۔ مولانا مختار گل صاحب نے معاشرے کے غریب طبقات کی امداد اور انہیں ضروریات زندگی کی فراہمی کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کالج جیسے اداروں کی پورے ملک میں ضرورت ہے تاکہ جدید و قدیم دونوں قسم کے علوم سے آراستہ افراد تیار ہو سکیں۔ یہی افراد موجودہ دور کے مسائل کو اسلامی نقطہ نظر سے حل کر سکیں گے۔

حیدر آباد (سندھ) سے تشریف لانے والے معروف عالم دین مولانا وصی مظہر ندوی صاحب نے دینی جماعتوں کے اتحاد سے متعلق اپنی آراء کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جن کا مقصد دین کا غلبہ ہے اور جو کسی اختلاف کے باعث الگ الگ راہیں اختیار کر چکے ہیں ان کو متحد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کسی مثبت اور تعمیری کام کے لئے منظم طور پر صلاحیتوں کو صرف کیا جا سکے۔ مولانا ندوی نے کہا کہ مغربی فکر اور تہذیب کے اثر و رسوخ کو کم کرنے اور اس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا مقابلہ کرنے کا جو کام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

# رجوع الی القرآن کورس (۹۶-۱۹۹۵ء)

| نمبر | نام | عمر | تعلیم / پروفیشن | شہر / ملک |
|---|---|---|---|---|
| 1 | اسرار حیدر خان | 41 | ایم بی اے (یو ایس اے) | نیوجرسی' امریکہ (مع فیملی) |
| 2 | نصیرالدین محمود | 43 | ایم بی اے | شکاگو' امریکہ (مع فیملی) |
| 3 | فرحان عمر شمسی | 21 | بی اے | کینیڈا |
| 4 | راویل سلطان | 32 | ایف ایس سی | نیویارک' (امریکہ) |
| 5 | ڈاکٹر عامر عزیز | 40 | آرتھوپیڈک سرجن | لاہور |
| 6 | ڈاکٹر عمیر رشید | 36 | ایم بی بی ایس' ایم سی پی ایس' ڈی ایم آر ڈی' ڈی پی ایچ | لاہور |
| 7 | ڈاکٹر آفتاب کھوسہ | 25 | ایم بی بی ایس | ڈیرہ اسماعیل خان |
| 8 | محمد منیر احمد | 37 | ایل ایل بی | ہارون آباد' بہاولنگر |
| 9 | شاہد مجید | 26 | ایم ایس سی (آنرز) | فیصل آباد |
| 10 | قرۃ العین خان | 32 | ایم اے (اسلامیات) | لاہور |
| 11 | سہیل خورشید | 34 | ایم ایس سی (فزکس) | سکھر |
| 12 | امتیاز حسین | 25 | بی ایس سی | لاہور |
| 13 | محمد مسعود بھٹی | 38 | بی ایس سی' بی ٹیک | لاہور |
| 14 | نوید رسول | 24 | بی ایس سی | لاہور |
| 15 | محمد فیصل منصوری | 28 | بی کام' کمپیوٹر ڈپلومہ | کراچی' (مع فیملی) |
| 16 | سعید احمد | 24 | بی اے' پی ٹی سی | میانوالی |
| 17 | محمد اسحاق | 24 | بی اے | مانسہرہ |
| 18 | جہاں زیب | 23 | بی اے | لاہور |
| 19 | فیصل سومرو | 19 | ایف ایس سی | سکھر |
| 20 | محمد اقبال | 21 | ایف اے | ڈسکہ |
| 21 | ملک عبدالرحمن | 53 | ایف اے' نائٹ عربی کلاس (قرآن کالج) | لاہور |
| 22 | علی اختر اعوان | 21 | ہومیوپیتھک کورس | جہلم |
| 23 | بسم اللہ جان بسمل | 36 | ابتدائی عربی (اے۔ آئی۔ او۔ یونیورسٹی) | کرک (بنوں) |
| 24 | بلال احمد صدیقی | 26 | ڈپلومہ ٹیکسٹائل | کراچی |

آخر میں مہمان خصوصی جناب مولانا سید مظفر حسین ندوی صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے۔ آپ ۱۹۳۹ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ سے فارغ التحصیل ہوئے اور ۱۹۴۷ء تک وہاں درس و تدریس سے متعلق رہے۔ مولانا آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کے علوم سیکھنا نہایت خوش بختی کی بات ہے، لیکن ہمیں ہر وقت شیطان کے حملوں سے بھی ہوشیار رہنا چاہئے، اس لئے کہ شیطان اپنی ترغیبات کے ذریعے صراط مستقیم پر چلنے والوں کو بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے علم دین کی تحصیل کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ دین کا بنیادی علم حاصل کرنا فرض عین ہے اور اس میں آگے سے آگے بڑھنا فرض کفایہ ہے۔ اگر اس کورس سے فارغ ہونے والوں میں علم کے حصول کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے تو یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس لئے کہ اب وہ اس میدان میں کوشش کر کے آگے بڑھ سکیں گے۔ مولانا مظفر حسین ندوی نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے علماء اور مفتی حضرات بھی امانت اور دیانت کے اعتبار سے پست ہیں، اور اگر دین کا علم حاصل کرنے کے بعد بھی کسی کے کردار کی اصلاح نہ ہو سکے تو پھر کون سا طریقہ کارگر ہو گا؟ مولانا نے کہا کہ جن لوگوں کے ہاتھوں نظام خلافت قائم ہو گا وہ نہایت مبارک ہیں۔ ہمیں موجودہ بدامنی اور انتشار کے دور میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنا چاہئے۔

تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی مولانا مظفر حسین ندوی صاحب نے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے فارغ التحصیل طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔ اس سال کورس مکمل کر کے سند حاصل کرنے والے طلبہ کا مختصر تعارف اگلے صفحہ پر چارٹ کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ اگرچہ کورس کی تکمیل کرنے والوں میں آٹھ خواتین بھی شامل تھیں، تاہم کورس کے شرکاء کے تعارف پر مشتمل اس چارٹ میں صرف مرد حضرات کا ذکر کیا گیا ہے۔